WWW.AHLULHADEETH.NET

تقریظ

سماحۃ الشیخ مفتی المملکۃ/عبداللہ بن عبدالعزیز ابن باز رحمۃ اللہ علیہ

الحمدللہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علیٰ آلہ وصحبہ ' اما بعد :

میں نے عقیدے کی اس مختصر اور جامع کتاب جسے ہمارے برادر علامہ فضیلۃ الشیخ محمد بن الصالح العثیمین نے تالیف کیا ہے مکمل سنا' میں نے اسے توحید باری تعالیٰ اور اس کے اسماء وصفات' اس کی کتابوں' رسولوں' روز قیامت اور تقدیر کے خیر وشر کی فصول میں اہل سنۃ والجماعۃ کے عقیدہ پر مشتمل ایک عمدہ کتابچہ پایا اور مؤلف حفظہ اللہ نے اسے بڑی جانفشانی اور عمدگی سے مرتب کر کے اسے بے حد مفید بنا دیا ہے' اور وہ تمام معلومات جن کی ہر طالب علم اور عام مسلمانوں کو' اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں' کتابوں' رسولوں' روز قیامت اور تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لانے سے متعلق ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ان کو ذکر کر دیا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب میں ایسے بیش قیمت فوائد واضافے جمع کر دیئے ہیں جو عقائد کی بڑی بڑی کتابوں میں میسر نہیں ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں جزائے خیر سے نوازے اور ان کے علم وہدایت میں ترقی فرمائے' یہ کتاب اور ان کی دوسری تالیفات کو فائدہ مند اور نفع بخش بنائے!

اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں' محترم مؤلف اور دیگر مسلمان بھائیوں کو حق کے ایسے راہنما اور ہدایت یافتہ لوگوں کی صف میں شامل فرمائے جو علی وجہ البصیرت دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیں۔ یقیناً وہ قریب سے سننے والا ہے! (آمین)

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ

الفقیر الی اللہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز' عفی اللہ عنہ

الرئیس العام (جنرل پریذیڈنٹ)

الادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد

WWW.AHLULHADEETH.NET

پہلی فصل

ارکان ایمان

عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز قیامت اور تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان لانا ہے۔

ایمان باللہ کی تفصیل:

☆ ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایسا ایمان رکھتے ہیں کہ صرف وہی پالنے والا، خالق کائنات، بادشاہ اور تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔

☆ اور ہمارا اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایسا ایمان ہے کہ: صرف وہی معبود برحق ہے اور اس کے علاوہ ہر معبود باطل ہے۔

☆ اور ہمارا اس کے تمام اسماء وصفات میں بھی یہ ایمان ہے کہ: بہتر نام اور بلند وکامل صفات صرف اس کے لئے خاص ہیں۔

☆ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ وہ اپنی توحید ربوبیت والوہیت اور توحید اسماء وصفات میں بے مثال ہے۔

1- توحید ربوبیت

فرمان الٰہی ہے:

﴿ رَبُّ السَّموات وَالأرضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصطبِر لعبادته هل تعلم له سميا ﴾ [مريم:٦٥]

آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے مابین ہے ان سب کا پروردگار رہے تو اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت میں پختہ رہو کیا تمہیں اس کا کوئی ہم نام معلوم ہے؟

2- توحید الوہیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ الله لا اله الا هو الحي القيوم ، لا تاخذه سنة و لا نوم ، له ما في السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه ، يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم ﴾ [البقرة:٢٥٥]

اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کرسکے، جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور اسے ان کی حفاظت ونگرانی گراں نہیں وہ تو بہت بڑا بلند اور عظمت والا ہے۔

3- توحید اسماء

فرمان الٰہی ہے:

﴿ هو الله الذى لا اله الا هو عالم الغيب و الشهادة هو الرحمن الرحيم ، هو الذى لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون ، هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنىٰ يسبح له ما فى السموات و الارض وهو العزيز الحكيم ﴾ [الحشر: ۲۲-۲۴]

اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہی چھپی اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، نہایت رحم والا مہربان ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی (حقیقی) بادشاہ (ہر نقص سے) پاک ہے۔ سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زور آور اور بڑائی والا، اللہ اس شرک سے پاک ہے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورتیں بنانے والا، اس کیلئے اچھے سے اچھے نام ہیں۔ آسمانوں وزمین کی ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

4- توحید صفات

☆ ہمارا ایمان ہے کہ: آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کیلئے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يخلق من يشآء يهب لمن يشآء اناثا و يهب لمن يشآء الذكور ، أو يزوجهم ذكرانا واناثا ، ويجعل من يشآء عقيما ، انه عليم قدير ﴾ [شوریٰ: ۴۹-۵۰]

اور جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بیٹے دیتا ہے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کرتا ہے اور جسے چاہے بے اولاد رکھتا ہے، یقیناً وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

☆ اور ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ: وہ لاثانی و بے مثال ہے۔

﴿ ليس كمثله شئ وهو السميع و البصير ، له مقاليد السموات و الارض ، يبسط الرزق لمن يشآء ويقدر ، انه بكل شئ قدير ﴾ [شوریٰ: ۱۱-۱۲]

اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جسے چاہتا ہے فراخ رزق دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

☆ ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا رازق ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ وما من دآبة فى الارض الا على الله رزقها ويعلم مستقرها ومستودعها ، كل فى كتاب مبين ﴾ [هود: ٦]

زمین میں کوئی جاندار چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے، اور وہ یہ بھی جانتا ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں سونپا جاتا

WWW.AHLULHADEETH.NET

ہے اور یہ سب کچھ روشن کتاب میں (درج) ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ عالم الغیب ہے۔

﴿ وعنده مفاتح الغيب لا يعلمهآ الا هو ، ويعلم ما في البر والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين ﴾ [الانعام: ۵۹]

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور اسے خشک و سمندر کی تمام چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر اس سے واقف ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی خشک و تر چیز ایسی نہیں مگر وہ کتاب روشن میں درج ہے۔

☆ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ: پانچ چیزوں کا علم بھی صرف اسی کو ہے۔

﴿ ان الله عنده علم الساعة ، وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام وما تدري نفس ما ذا تكسب غدا ، وما تدري نفس بائ أرض تموت ، ان الله عليم خبير ﴾ [لقمان: ۳۴]

بلا شبہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مریگا، بلا شبہ وہی جاننے والا اور باخبر ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ جو چاہے، جب چاہے اور جیسے چاہے کلام کر سکتا ہے۔

﴿ وكلم الله موسىٰ تكليما ﴾ [النساء: ۱۶۴]

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام کیا۔

﴿ ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه ﴾ [اعراف: ۱۴۳]

اور موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کردہ وقت پر (طور) پر آئے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا۔

﴿ وناديناه من جانب الطور الايمن وقربناه نجيا ﴾ [مريم: ۵۲]

اور ہم نے ان کو طور کی داہنی جانب سے پکارا اور سرگوشی کرنے کے لیے قریب کیا۔

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: اللہ کے کلمات کا شمار امر محال ہے۔

﴿ لو كان البحر مدادا لكلمات ربي لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربي ﴾ [كهف: ۱۰۹]

اگر میرے پروردگار کی (علم و حکمت کی) باتیں لکھنے کیلئے سمندر کی سیاہی ہو تو وہ ختم ہو جائے لیکن میرے پروردگار کی باتیں ختم نہ ہوں۔

﴿ ولو ان ما في الارض من شجرة أقلام والبحر يمده من بعده سبعة أبحر ما نفدت كلمات الله ، ان الله عزيز حكيم ﴾ [لقمان: ۲۷]

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم بنائے جائیں اور سمندر کا (پانی) سیاہی ہو اس کے بعد سات سمندر (اور) سیاہی بنیں تب بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں، بلا شبہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ کے کلمات خبروں میں سچائی، احکام میں انصاف اور باتوں میں حسن و جمال کے لحاظ سے تمام

WWW.AHLULHADEETH.NET

کلمات سے کامل ترین ہیں۔

ارشادالٰہی ہے:

﴿ وتمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا ﴾ [انعام:۱۱۵]

تیرے رب کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے پوری ہیں۔

﴿ ومن اصدق من اللہ حدیثا ﴾ [نساء:۸۷]

اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوسکتی ہے؟

☆ اور ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ: قرآن کریم اللہ کا کلام ہے‘ واقعی اس نے کلام کیا اور جبرائیل پر القاء کیا۔ پھر حضرت جبرائیل نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اتارا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق ﴾ [النحل:۱۰۲]

کہہ دیجئے! اس (قرآن) کو روح القدس نے سچائی کے ساتھ تیرے پروردگار کی طرف نازل کیا ہے۔

مزید فرمایا:

﴿ وانہ لتنزیل رب العالمین ، نزل بہ الروح الامین ، علی قلبک لتکون من المنذرین ، بلسان عربی مبین ﴾

اور بلاشبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے‘ اس کو روح الامین لے کر نازل ہوا ہے (اس نے) تیرے دل پر (القاء کیا) تاکہ تو لوگوں کو ڈرائے اور یہ صاف عربی زبان میں ہے۔ [شعراء:۱۹۲-۱۹۵]

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت بحیثیت اپنی ذات وصفات کے اپنی مخلوق سے بلند ہے۔

اس کے اپنے فرمان کے مطابق:

﴿ وھو العلی العظیم ﴾ [بقر:۲۲۵]

وہ بلند وبالا اور عظمت والا ہے۔

﴿ وھو القاھر فوق عبادہ وھوا لحکیم الخبیر ﴾ [انعام:۱۸]

اور وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے اور وہ دانا وباخبر ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

﴿ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایّام ثم استویٰ علی العرش یدبر الامر ﴾ [یونس:۳]

یقیناً تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا‘ پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہی ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔

استویٰ علی العرش کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے عرش پر استواء کا مطلب یہ ہے کہ وہ بذاتہ بلند وبالا ہوا۔ جیسی عظمت وبلندی اس کی شایان شان ہے کائنات میں اس کے سوا

WWW.AHLULHADEETH.NET

اس کی بلندی کی کیفیت سے کوئی واقف نہیں۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

اللہ تعالیٰ عرش پر ہوتے ہوئے (اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے) اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔ان کے حالات سے واقف، اقوال سنتا، افعال دیکھتا، تمام کائنات کے امور کی تدبیر کرتا ہے، فقیر کو روزی مہیا کرتا اور کمزور کو قوت بخشتا ہے، جسے چاہے بادشاہت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل وخوار کرتا ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس کی ذات کی یہ شان ہو وہ واقعتاً اپنی مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے، خواہ وہ اپنی مخلوق سے بالاتر یقیناً عرش پر ہی ہو۔

جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ لیس کمثله شی ء وهو السمیع البصیر ﴾ [شوری: ۱۱]

کائنات کی کوئی چیز اس جیسی نہیں اور وہ سمیع وبصیر ہے۔

اہل سنت کی گمراہ فرقوں کے عقائد سے کوئی مماثلت نہیں

ہم جہمیہ کے فرقہ حلولیہ اور اس جیسے دوسرے گمراہ فرقوں کی طرح نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں اپنی مخلوق کے ساتھ ہے۔

ہماری رائے میں ایسا کہنے والا کافر یا گمراہ ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو ناقص وصف سے متصف کیا جو اس کے شایان شان نہیں۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے کہ ہر رات میں ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو وہ آسمان دنیا میں نزول فرما کر کہتا ہے:

من یدعونی فاستجب لهم من یسئلنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفرله. (متفق علیه)

کون مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشوں، کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو عطا کروں، کون مجھ سے معافی مانگتا ہے میں اس کے گناہوں کو بخش دوں۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے بندوں کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے جلوہ افروز ہوں گے۔

باری تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ **كلا اذا دكت الارض دكا دكا ، وجاء ربك والملك صفا صفا ، وجي ء يومئذ بجهنم يومئذ يتذكر الانسان وانی له الذكری** ﴾ [الفجر: ۲۱-۲۳]

یقیناً جب زمین کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی اور تیرا مالک تشریف لائے گا اور فرشتے قطاریں باندھ کر حاضر ہوں گے اور دوزخ سامنے لائی جائے گی اور اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر آج اس کو سمجھ سے کیا فائدہ؟

☆ اور ہمارا ایمان کہ:

﴿ **فعال لما یرید** ﴾ [البروج: ۱۶]

وہ (اللہ) جو چاہے کر دیتا ہے۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ دو قسموں پر مشتمل ہے:

۱۔ ارادہ کونیہ ۲۔ ارادہ شرعیہ

1- ارادہ کونیہ

یہ بہر صورت واقع ہو کر رہتا ہے لیکن یہ لازمی نہیں کہ اس کی مراد اللہ کو پسند بھی ہو۔ کتاب اللہ میں یہ ارادہ مشیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ ولو شاء الله ما اقتتلوا ولكن الله يفعل ما يريد ﴾ [البقرة:۲۵۳]

اور اگر اللہ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور فرمایا:

﴿ ولا ينفعكم نصحيٓ ان اردت ان انصح لكم ان كان الله يريد ان يغويكم هو ربكم ﴾ [هود:۳۴]

(حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا) اور میں تمہاری خیر خواہی بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہ دے گی جبکہ اللہ کا ارادہ تم کو گمراہ کرنے کا ہو وہی تمہارا پروردگار ہے۔

2- ارادہ شرعیہ

اس کا وقوع پذیر ہونا ضروری نہیں مگر اس کی مراد اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسند ہوتی ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ والله يريد ان يتوب عليكم ﴾ [نساء:۲۷]

اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے۔

اللہ تعالیٰ کی کونی یا شرعی مراد اس کی حکمت کے تابع ہے پس اللہ تعالیٰ جو کچھ پیدا کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے یا اپنی مخلوق سے شرعاً عبادت کا تقاضا کرتا ہے تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور پنہاں ہوتی ہے اور وہ کام بالکل اس کی حکمت کے مطابق ہوتا ہے خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئے یا ہماری عقلیں اس کے سمجھنے سے قاصر رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أ ليس الله باحكم الحاكمين ﴾ [التين:۸]

کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

﴿ ومن احسن من الله حكما لقوم يوقنون ﴾ [المائده:۵۰]

اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہے؟

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ﴾ [آل عمران:۳۱]

(اے نبی) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور فرمایا:

﴿ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ ﴾ [مائدہ:۵۴]

(اگر کوئی مرتد ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔

اور فرمایا:

﴿ واللہ یحب الصابرین ﴾ [آل عمران:۱۴۶]

اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے

﴿ واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین ﴾ [حجرات:۹]

اور انصاف کرو بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

﴿ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ﴾ [البقرۃ:۱۹۵]

اور احسان کرو یقیناً اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

اللہ رب العزت نے جو اعمال مشروع قرار دیئے ہیں وہ اس کے ہاں پسندیدہ ہیں اور جن سے روکا ہے وہ اسے ناپسند ہیں جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿ ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم ﴾ [زمر:۷]

اور اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ تمہارے لئے اسے پسند فرمائے گا۔

اور فرمایا: ﴿ ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم وقیل اقعدوا مع القاعدین ﴾ [توبہ:۴۶]

اور لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا (حرکت کرنا) ناپسند کیا اور انہیں روک دیا اور (انہیں) کہہ دیا کہ جہاں (ناتواں) بیٹھنے والے ہیں تم بھی ان کے ساتھ بیٹھے رہو۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو ایمان قبول کر لینے کے بعد اعمال صالحہ کرتے ہیں

-

ارشاد ہے: ﴿ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ ﴾ [البینۃ:۸]

اللہ تعالیٰ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش ہوئے یہ (خوشی) اس کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

☆ اور ہمارا اس پر بھی ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ کفار وغیرہ سے جو غضب الٰہی کے مستحق ہوں ان پر ناراض اور غصے ہوتا ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ الظانین باللہ ظن السوء علیھم دآئرۃ السوء وغضب اللہ علیھم ﴾ [الفتح:۶]

جو اللہ کے متعلق برا گمان رکھتے ہیں، برائی کا پھیرا انہیں کے اوپر ہے اور اللہ کا ان پر غضب ہوا۔

اور فرمایا: ﴿ ولکن من شرح بالکفر صدرا فعلیھم غضب من اللہ و لھم عذاب عظیم ﴾ [النحل:۱۰۶]

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور لیکن جس نے دل کھول کر کفر کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کیلئے عذاب عظیم ہے۔

☆ اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت کا بزرگی و اکرام سے متصف چہرہ مبارک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ ویبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والاکرام ﴾ [الرحمن:٢٧]

اور تیرے رب کا چہرہ جو عزت اور بزرگی والا ہے باقی رہنے والا ہے۔

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے شایان شان دو ہاتھ ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿ بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء ﴾ [مائدہ:٦٤]

بلکہ اس (اللہ) کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

مزید فرمایا: ﴿ وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضته یوم القیامة والسموات مطویات سبحانه وتعالیٰ عما یشرکون ﴾ [زمر:٦٧]

اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا (اور حال تو یہ ہے) کہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کی ذات ان کے شرک سے پاک اور بلند تر ہے۔

☆ ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی دو حقیقی آنکھیں ہیں۔

جو کتاب وسنت کے مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ﴾ [ھود:٣٧]

(اے نوح) ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بناؤ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حجابه النور لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه۔ (رواہ مسلم)

اس (اللہ) کا پردہ نور ہے' اگر اسے ہٹا دے تو اس کے چہرہ کی تجلیات حد نگاہ تک اس کی مخلوق کو جلا کر خاکستر کر دیں۔

☆ اہلسنت کا اس پر اجماع ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی دو آنکھیں ہیں جس کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے جو دجال کے متعلق ہے۔

انه اعور وان ربکم لیس باعور۔ (متفق علیه)

دجال کانا (یعنی ایک آنکھ والا) ہے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ:

﴿ لا تدرکه الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر ﴾ [الانعام:١٠٣]

نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پا سکتا ہے' وہ نہایت باریک بین' باخبر ہے۔

☆ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: قیامت کے روز ایماندار اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وجوه يومئذ ناضرة ، الىٰ ربها ناظرة ﴾ [قيامة:٢٢-٢٣]

اس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔

☆ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت بوجہ اپنی تمام صفات کمال کے بے مثال ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ﴾ [شوریٰ : ١١]

کائنات کی کوئی چیز اس جیسی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: وہ اونگھ اور نیند سے مبرا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے: ﴿ لا تاخذه سنة ولا نوم ﴾ [البقرة:٢٥٥]

اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی ...... کیونکہ وہ حیات اور قیومیت سے بدرجہ اتم متصف ہے۔

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: اللہ رب العزت اپنے کمال انصاف کی بناء پر کسی پر ظلم نہیں کرتا اور اپنی کمال علم ونگرانی کی بنا پر اپنے بندوں کے اعمال سے کبھی بے خبر نہیں ہوتا۔

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو اس کے علم اور قدرت کاملہ کے سبب آسمانوں اور زمین کی کوئی بھی چیز عاجز نہیں کرسکتی۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون ﴾ [یس: ٨٢]

اس کی تو شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے کہ ہوجا' تو وہ ہوجاتی ہے۔ نیز اس کی یہ شان بھی ہے کہ اسے اپنی قوت کاملہ کے سبب کبھی تھکاوٹ اور لاچاری لاحق نہیں ہوتی۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿ ولقد خلقنا السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب ﴾ [ق:٣٨]

اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے مابین ہے (سب) چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں ذرا بھی تھکن نہ ہوئی۔

لغوب: عاجزی اور تھکن دونوں کا مفہوم ادا کرتا ہے۔

☆ اور جملہ اسماء وصفات پر ہمارا ایمان ہے جو اللہ رب العزت نے خود اپنی ذات کیلئے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت فرمائے ہیں لیکن ہم دو اہم غلطیوں تمثیل اور تکییف سے قطعا بری ہیں۔

تمثیل : یہ ہے کہ اپنے دل یا زبان سے یہ کہنا کہ اللہ رب العزت کی صفات بھی مخلوق کی صفات کے مانند ہیں۔

تکییف: یہ ہے کہ اپنے دل یا زبان سے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی اور ایسی ہیں۔

صفات الٰہیہ میں اہل سنت کا مذہب:

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: ہر وہ صفت جس کی اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات سے متعلق یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نفی کی ہے۔ اس سے منزہ ہے اور وہ نفی ان صفات کمال کو ثابت کرتی ہے جو اس کی ضد ہے' نیز جن صفات سے اللہ اور اس کے رسول نے

سکوت اختیار کیا ہم اس میں خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

اور ہمارے نزدیک اسی راہ کو اختیار کرنا ازبس ضروری اور واجب ہے کیونکہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے لئے ثابت فرمایا ہے یا اس کی نفی کی ہے تو یہ اس نے خود اپنے بارے میں خبر دی ہے جو کہ اپنی ذات سے خود زیادہ باخبر ہے اور وہ سچی بات اور عمدہ بیان میں بے مثل ہے اور بندوں کی یہ مجال نہیں کہ اس کے علم کا احاطہ کرسکیں۔

اور جن صفات الٰہیہ کو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کیا یا نفی کی ہو تو وہ بھی اللہ ہی کی جانب سے اخبار ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے متعلق سب سے زیادہ علم والے ہیں' نیز تمام مخلوق سے سب سے زیادہ خیر خواہ' راست گو اور فصیح اللسان تھے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ رب العزت اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جب اپنے علم اور صدق و بیان میں کامل ترین ہے تو اس سے انکار یا تردد کیلئے کوئی عذر اور بہانہ نہیں رہ سکتا۔

دوسری فصل

تین گروہوں سے اظہار برأت

گذشتہ فصل میں جن صفات الٰہیہ کا ہم نے تفصیلی یا اجمالی نفی یا اثبات میں تذکرہ کیا ہے ہم اس ضمن میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتماد کرتے ہیں نیز اس امت کے علماء سلف اور ائمہ عظام کے آثار کو اپنائے ہوئے ہیں۔

اور ہم یہ ضروری وواجب سمجھتے ہیں کہ کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری مفہوم اور اللہ رب العزت کے شایان شان حقائق پر محمول کیا جائے۔

ہم تین گروہوں کے غلط طرز عمل سے اعلان بیزاری کرتے ہیں:

1- اہل تحریف:

وہ جنہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نصوص میں اللہ اور رسول کی مراد کے خلاف تبدیل کر کے انہیں اپنی جانب سے غلط معانی پہنانے کی کوشش کی۔

2- اہل تعطیل:

وہ لوگ جنہوں نے ان مدلولات کا معطل قرار دے کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کے برخلاف انہیں ناکارہ ثابت کیا۔

3- اہل غلو:

وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان نصوص کو تشبیہ انسانی پر محمول کیا یا ان صفات الٰہیہ کے مدلول کی بتکلف کیفیات بیان کیں۔

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی تعارض نہیں

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور ہمیں یقینی علم ہے کہ جو کچھ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وارد ہوا ہے وہ مبنی بر حق ہے اور اس میں کسی قسم کا قطعی تعارض واختلاف نہیں ہے۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ افلا تدبرون القرآن ، ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا ﴾ [نساء:۸۲]

کیا یہ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کا کلام ہوتا تو اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔

یوں بھی خبروں میں باہمی تعارض واختلاف ہونا ایک حصہ دوسرے حصے کی تکذیب کا باعث ہوتا ہے جبکہ اللہ ورسول سے منقول اخبار میں ایسا قطعا ناممکن ہے۔

جو شخص کتاب اللہ یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا دونوں میں تعارض یا اختلاف کا مدعی ہو تو یہ اس کی دلی بے راہ روی اور بدنیتی کی علامت ہے۔اسے چاہیے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے اپنی کج روی سے نجات حاصل کرے اور جو شخص اس وہم کا شکار ہے کہ کتاب وسنت میں کہیں تعارض ہے تو یہ بات اس کے قلت علم یا اس کے غور وفکر وتدبر میں تقصیر کے باعث ہے۔ایسے شخص کو علمی جستجو کے ساتھ ساتھ مسلسل غور وفکر کرنا چاہیے تاکہ حق اس پر آشکارہ ہوجائے۔اگر سعی مسلسل کے باوجود حق تک رسائی نہ ہو تو اسے کسی اہل علم کے سپرد کرکے اوراپنے توہمات سے رک جائے اور پختہ صاحب علم کی مانند یوں کہے:

﴿ امنّا به كل من عند ربنا ﴾ [آل عمران:۷]

خوب سمجھ لیجئے! کتاب وسنت میں اور نہ ان دونوں کے مابین کوئی اختلاف وتعارض نہیں ہے

واللہ الموفق

WWW.AHLULHADEETH.NET

تیسری فصل:

فرشتوں پر ایمان

☆ ہمارا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان ہے کہ:

﴿ عباد مکرمون ، لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون ﴾ [الانبیاء: ۲۶]

باعزت بندے ہیں کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔

اللہ رب العزت نے انہیں پیدا فرمایا ہے اور وہ ہمہ وقت اس کی عبادت میں مصروف ہیں اور اس کے اطاعت گزار ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ لا یستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون ، یسبحون الیل والنھار لا یفترون ﴾ [الانبیاء: ۱۹-۲۰]

وہ (فرشتے) اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔

اللہ کریم نے ان کو ہماری آنکھوں سے اوجھل کر رکھا ہے' اسی لئے ہم ان کا مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ ہاں! بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے کچھ بندوں کیلئے ظاہر بھی کر دیتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی حقیقی شکل میں دیکھا' ان کے چھ سو پر تھے اور انہوں نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دفعہ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس ایک کامل بشر کی صورت میں آئے تھے تو حضرت مریم علیہا السلام نے ان سے گفتگو کی اور انہوں نے بھی جواباً کلام کیا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس ایک ایسے اجنبی شخص کی شکل میں تشریف لائے تھے جس کا لباس انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ اور اس پر سفر کے آثار بھی دکھائی نہ دیتے تھے تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گئے اور ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ لئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محو گفتگو ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے مخاطب ہوئے۔ (ان کے جانے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: فرشتوں کو کچھ ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں' وہ انہیں سرانجام دے رہے ہیں۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام کیلئے جنہیں اللہ چاہے وحی لے کرنازل ہونے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

اور حضرمیکائیل علیہ السلام کہ ذمہ بارش برسانا اور کھیتی اگانا ہے۔

اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ قیامت کے موقع پر لوگوں کو بیہوش کرنا اور دوبارہ اٹھانے کیلئے صور پھونکنا ہے۔

اور ملک الموت کے ذمہ وقت مرگ روح قبض کرنا ہے۔

اور ملک الجبال کے ذمہ پہاڑوں سے متعلقہ امور ہیں اور ان میں سے ایک کا نام مالک ہے۔ جو دوزخ کے داروغہ ہیں۔

اور ان میں سے کچھ فرشتے رحم مادر میں بچوں کے جملہ امور پر مقرر ہیں اور بعض بنی آدم کی حفاظت پر مامور ہیں۔

نیز فرشتوں کا ایک گروہ بنی آدم کے اعمال درج کرنے پر متعین ہے۔ ہر شخص پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ عن اليمين وعن الشمال قعيد ، ما يلفظ من قول الا لديه رقيب عتيد ﴾ [ق:۱۷-۱۸]

ایک دائیں طرف، ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔

فرشتوں کی ایک جماعت میت سے سوال کرنے پر مقرر ہے، جبکہ میت کو اس کے مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے اس کے "رب" "دین" اور "نبی" کے متعلق سوال کرتے (اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ثابت قدم رکھتا ہے۔) جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت فى الحيٰوة الدنيا و فى الأخرة ، ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشآء ﴾

اور ایمان والوں کو پکی بات (کلمہ توحید) کے ساتھ دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا) ہاں! ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ [ابراہیم:۲۷]

اور بعض فرشتے اہل جنت کیلئے خاص ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يد خلون عليهم من كل باب ، سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ﴾ [الرعد:۲۳-۲۴]

جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو (یہ جو تم کو ملا) صبر کا بدلہ ہے۔ سو آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔

فرشتوں کی جائے عبادت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: آسمان میں "بیت المعمور" ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور دوسری روایت کے مطابق اس میں نماز ادا کرتے ہیں اور جو فرشتہ ایک مرتبہ اس میں داخل ہو جاتا ہے اس کیلئے دوسری مرتبہ اس میں جانا ممکن نہیں۔

واللہ المعین

WWW.AHLULHADEETH.NET

چوتھی فصل:

کتابوں پر ایمان

☆ ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت نے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل فرمائیں ہیں جو جہاں والوں کیلئے حجت الٰہی اور عمل کرنے والوں کے لئے روشنی کا مینار ہیں اور حضرات انبیاء ان کتب کے ذریعہ سے لوگوں کو تعلیم حکمت اور تزکیہ نفوس کرتے رہے ہیں۔

☆ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر رسول علیہ السلام کے ساتھ ایک کتاب بھی نازل فرمائی۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معهم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط .... ﴾ [الحدید:۲۵]

بلاشبہ ہم نے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔

☆ اور ہم ان سب سے زیادہ مندرجہ ذیل چار کتابوں اور دو صحیفوں کے بارے میں علم رکھتے ہیں:

1- تورات

جسے اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا، اور وہ بنی اسرائیل پر نازل کردہ کتب میں سے بہت عظیم کتاب ہے ۔ارشاد ربانی ہے: **﴿ فیها هدی و نور یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین هادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من**

كتاب الله و كانوا عليه شهداء ﴾ [المائدہ: ۴۴]

جس میں ہدایت وروشنی ہے۔یہودیوں میں اسی تورات کے مطابق انبیاءکرام' مشائخ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے۔

2- انجیل

اسے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔اور وہ تو راۃ کی تصدیق کرنے وتکمیل کرنے والی تھی۔

ارشادالٰہی ہے: ﴿ **و اتينا الانجيل فيه هدى و نور و مصدقا لما بين يديه من التوراة وهدى و موعظة للمتقين** ﴾

اورہم نے اس کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور روشنی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تو راۃ کی تصدیق کرتی تھی اور وہ پرہیز گاروں کے لئے سراسر ہدایت ونصیحت تھی۔ [المائدہ:۴۶] مزید فرمایا:

﴿ **ولا يحل لكم بعض الذى حرم عليكم** ﴾ [آل عمران : ۵۰]

اور میں اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں۔

3- زبور

جو اللہ رب العزت نے حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا فرمائی۔

4- صحائف

حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (صحیفے) نازل فرمائے۔

5- قرآن حکیم

اس عظیم کتاب کو اللہ تعالیٰ نے خاتم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا: ارشاد ربانی ہے:

﴿ **هدى للناس و بينات من الهدى والفرقان** ﴾ [البقرة : ۱۸۵]

جو لوگوں کے لیے باعث ہدایت' اور جس میں ہدایت اور حق اور باطل میں تمیز کی نشانیاں ہیں۔ اور فرمایا:

﴿ **مصدقا لما بين يديه من الكتاب و مهيمنا عليه** ﴾ [المائدہ: ۴۸]

جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔

قرآن مقدس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام کتب سابقہ کو منسوخ کردیا اور بیہودہ لوگوں کی بیہودگی اور اہل تحریف کی کج روی کا خیال کرتے ہوئے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا۔ ارشاد فرمایا:

﴿ **انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون** ﴾ [الحجر : ۹]

ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا' اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اس لئے کہ یہ قرآن قیامت تک کیلئے تمام کائنات پر حجت بن کر باقی رہے گا اور جہاں تک گذشتہ کتب سماویہ کا تعلق ہے تو ایک خاص

WWW.AHLULHADEETH.NET

وقت تک کیلئے ہوا کرتی تھیں بلکہ دوسری کتاب نازل ہونے سے پہلی کو منسوخ کر دیا جاتا تھا اور اس میں ردوبدل کی صراحت بھی کی جاتی تھی۔ چنانچہ ماسوا قرآن کے کوئی کتاب بھی اس سے محفوظ نہ رہی بلکہ ان میں کمی وبیشی اور تغیر وتبدل سب وقوع پذیر ہو چکا تھا۔ قرآن عزیز نے اس کو واضح کیا ہے۔

﴿ من الذين هادوا يحرفون الكلم عن مواضعه ﴾ [النساء: ۴۶]

یہود میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کلمات کو اپنے مقامات سے پلٹ دیتے ہیں۔ اور فرمایا:

﴿ فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عندالله ليشتروا به ثمنا قليلا فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون ﴾ [البقرة: ۷۹]

سو ہلاکت ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب کو لکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑا (دنیاوی) فائدہ حاصل کریں۔ پس ان کے لئے یہ ہاتھوں کا لکھا ہوا بھی باعث ہلاکت اور ان کی کمائی بھی تباہی کا سامان ہے۔ نیز فرمایا:

﴿ قل من انزل الكتاب الذى جآء به موسىٰ نورا و هدى للناس تجعلونه قراطيس تبدونها و تخفون كثيرا ﴾

کہہ دیجئے! وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت ہے۔ جسے تم نے ان متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کرتے ہیں اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو۔ نیز فرمایا:

﴿ وان منهم لفريقا يلون ألسنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب ويقولون هو من عندا لله وما هو من عندالله ، ويقولون على الله الكذب وهم يعلمون ، ماكان لبشر أن يؤتيه الله الكتاب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عبادا لى من دون الله ﴾ [آل عمران: ۷۸- ۷۹]

بلاشبہ ان (اہل کتاب) میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان اس طرح مروڑتے ہیں تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں، وہ تو دانستہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی انسان کے یہ لائق نہیں کہ اللہ اسے کتاب وحکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔

﴿ يا أهل الكتاب قد جآء كم رسولنا يبين لكم كثيرا مما كنتم تخفون من الكتاب ويعفوا عن كثير قد جآء كم من الله نور و كتاب مبين ، يهدى به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ويخرجهم من الظلمات الى النور باذنه و يهديهم الى صراط مستقيم ، لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم ...... ﴾ [المائدہ: ۱۵-۱۷]

اے اہل کتاب یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بہت سی ایسی ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔ جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ انہیں جو اس کی رضا کے طلبگار ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم ہی اللہ ہے۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

واللہ المستعان

پانچویں فصل:

رسولوں پر ایمان

☆ ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کی جانب انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

ان سے متعلق ارشاد ربانی ہے:

﴿ رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل وكان الله عزيزا حكيما ﴾ [النساء: ۱۶۵]

یہ سب پیغمبر (نیکو کو) خوشخبری سنانے والے اور (بدکاروں) کو ڈرانے والے تھے۔ اس لئے بھیجے کہ پیغمبروں کے آجانے کے بعد لوگوں کو اللہ پر کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ ان میں سے حضرت نوح علیہ السلام اور آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ ان اوحينا اليك كما اوحينآ الىٰ نوح والنبيّن من بعده ﴾ [النساء: ۱۶۳]

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی جیسا نوح علیہ السلام اور ان کے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔

اور فرمایا: ﴿ ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيّن ﴾ [الاحزاب: ۴۰]

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

انبیاء کرام بحیثیت مراتب

تمام انبیاء کرام میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں پھر علی الترتیب:

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ ومقام ہے اور انہی پانچ حضرات کا تذکرہ بطور خاص اس آیت کریمہ منقول ہے:

﴿ واذ اخذنا من النبيّن ميثاقهم ومنك ومن نوح و ابراهيم و موسىٰ و عيسىٰ ابن مريم واخذنا منهم ميثاقهم غليظا ﴾ [الاحزاب: ۷]

جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور (خاصکر) تم سے بھی اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) سے پختہ اقرار لیا۔

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ان تمام اولوالعزم انبیاء کرام کے مجموعی فضائل کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے جس کی صراحت اس فرمان باری تعالیٰ میں ہے:

﴿ شرع لكم من الدين ما وصىٰ به نوحا والذى اوحينآ اليك وما وصينا بهٓ ابراهيم و موسىٰ و عيسىٰ ان اقيموا الدين ولا تتفرقوا فيه ﴾ [الشوریٰ: ۱۳]

اس اللہ نے تمہارے لئے وہ دین مقرر کیا جس پر چلنے کا حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وحی (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی طرف

WWW.AHLULHADEETH.NET

بھیجی اور جس دین کا ہم نے حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو حکم دیا کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: تمام رسول بشر اور مخلوق ہیں۔ ان میں ربوبیت کی صفات میں کوئی صفت بھی نہ پائی جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام کا قول نقل فرمایا ہے:

﴿ ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ﴾ [ھود: ۳۱]

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب دان ہوں اور نہ ہی میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

اور خاتم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ بھی ان سے کہہ دیں:

﴿ لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولآ اعلم الغیب ولآ اقول لکم انی ملک ﴾ [الانعام: ۵۰]

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں عالم الغیب ہوں اور نہ ہی تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

نیز حکم دیا کہ یہ بھی فرما دیں:

﴿ لآ املک لکم ضرا ولا رشدا ، قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا ﴾ [الجن]

بلاشبہ میں تمہارے کسی نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتا' کہہ دیجئے! مجھے اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس کے سوا مجھے کہیں جائے پناہ نہیں مل سکتی۔

انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے معزز بندے اور رسول ہیں

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ تمام انبیاء اللہ کے بندے ہیں جنہیں اللہ نے رسالت سے مشرف فرمایا اور ان کی مدح میں عبدیت کا بلند ترین مقام بیان فرمایا:

چنانچہ پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام کی بابت ارشاد فرمایا:

﴿ ذریة من حملنا مع نوح انہ کان عبدا شکورا ﴾ [الاسراء: ۳]

اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ سوار کر دیا تھا وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔

اور ہمارے آخر الزمان پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا:

﴿ تبارک اللہ نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ﴾ [الفرقان: ۱]

وہ اللہ بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا تا کہ وہ تمام جہاں والوں کو ڈرائے۔

نیز دیگر انبیاء کرام کے بارے میں فرمایا:

﴿ واذکر عبادنآ ابراھیم واسحاق و یعقوب اولی الایدی والابصار ﴾ [ص: ۴۵]

اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کا ذکر کرو جو صاحب قوت اور صاحب بصارت تھے۔

﴿ واذکر عبدنا داود ذاالاید انہٓ اَوَّاب ﴾ [ص: ۱۷]

اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑا صاحب قوت تھا بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔

نیز حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ وعلیہا السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ ان هو الا عبد انعمنا عليه و جعلناه مثلا لبني اسرائيل ﴾ [الزخرف: ۵۹]

وہ تو ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کیلئے اپنی قدرت کا نمونہ قرار دیا۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے ساتھ ہی سلسلہ نبوت ختم فرمادیا اور آپ کو تمام انسانوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿ قل يايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا ن الذي له ملك السموات والارض لآ اله الا هو يحي و يميت فامنوا بالله و رسوله النبي الامي الذي يؤمن بالله و كلماته واتبعوه لعلكم تهتدون ﴾ [الاعراف: ۱۵۸]

کہہ دیجئے! اے لوگو! بلاشبہ میں تم سب کی طرف اللہ کا (بھیجا) ہوا رسول ہوں جس کیلئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول امی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ اور اس کے کلام پر (خود ہی) ایمان رکھتا ہے اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم) ہی وہ دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے اور اللہ رب العزت کو اس کے سوا کوئی دوسرا مذہب قبول نہیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ ان الدين عند الله الاسلام ﴾ [آل عمران : ۱۹]

بے شک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دین حق ہے۔ اور فرمایا:

﴿ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام دينا ﴾ [المائد: ۳]

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا۔

﴿ ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخسرين ﴾ [آل عمران : ۸۵]

اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اب کوئی مسلمان اسلام کو ترک کر کے کسی اور دین مثلاً یہودیت یا عیسائیت وغیرہ کو اپنا دین تصور کرتا ہے تو وہ کافر ہے، اسے توبہ کی تلقین کی جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو بہتر! بصورت دیگر اسے مرتد تصور کرتے ہوئے قتل کر دے جائے گا کیونکہ اس نے قرآن کو جھٹلا دیا ہے۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

کسی ایک پیغمبر کا منکر تمام انبیاء کا منکر ہے

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تمام انسانیت کی جانب ہونے سے انکار کیا تو اس نے تمام انبیاء کے ساتھ کفر کیا۔حتی کہ وہ اس پیغمبر کا بھی منکر ٹھہرا جس پر ایمان واتباع کا دعوے دار ہے:

ارشاد ربانی ہے: ﴿ **كذبت قوم نوح ن المرسلين** ﴾ [الشعراء:۱۰۵]

قوم نوح نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں حضرت نوح علیہ السلام کے جھٹلانے والوں کو تمام رسولوں کے جھٹلانے والے فرمایا ہے حالانکہ حضرت نوح سے قبل کوئی رسول نہیں بھیجا گیا۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ **ان الـذين يكفرون بالله ورسله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذلك سبيلا ، اولٓئك هم الكافرون حقا واعتدنا للكافرين عذابا مهينا** ﴾

[النساء: ۱۵۰-۱۵۱]

بلا شبہ جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ ایمان وکفر کے درمیان کوئی راہ نکالیں۔یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں اور ان کفار کیلئے ہم نے رسواکن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مدعی نبوت اور اس کی تصدیق کرنے والا دونوں کافر ہیں

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو کوئی آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اجماع امت کی تکذیب کی ہے۔

خلفاء راشدین برحق ہیں

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفاء الراشدین برحق ہیں جو آپ کے بعد آپ کی امت میں علم، تبلیغ دین اور ایمان داروں میں، ولایت میں آپ کے خلیفہ وجانشین ہیں اور بلا شبہ ان میں افضل ترین اور خلافت کے پہلے حق دار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے،پھر بالترتیب حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کا منصب ومقام ہے۔

اللہ رب العزت کی شان کے یہ خلاف ہے ...کیونکہ اس کا کوئی کام بھی انتہائی حکمت سے خالی نہیں ہوتا......کہ زمانہ خیر القرون میں خلافت کی زیادہ حق دار شخصیت کے ہوتے ہوئے کسی اور کو مسلمانوں پر خلیفہ مقرر کردے....یہ ناممکن ومحال ہے۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: خلفاء راشدین کی ترتیب کے لحاظ سے کسی مابعد خلیفہ میں بعض ایسی خصوصیات ہونے کا امکان ہے جس سے وہ اپنے سے افضل پر فائق ہو لیکن اس سے یہ بات قطعی نہیں سمجھی جا سکتی کہ وہ اپنے سے افضل خلیفہ پر مطلقا شرف کا مستحق ہو اس لئے کہ اسباب فضل متعدد الانواع ہیں۔

امت محمدیہ خیر الامم ہے

☆ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ: یہ امت (اخیرہ) تمام امتوں سے بہتر اور اللہ کے نزدیک عزت و اکرام میں سے نہایت اعلیٰ درجے پر فائق ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ کنتم خیر امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تؤمنون باللہ ﴾

(تم اے مسلمانو!) بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کی گئی ہو۔ لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ [آل عمران: ۱۱۰]

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: اس امت میں افضل ترین درجہ صحابہ کرام' پھر تابعین عظام' اور پھر تبع التابعین کرام کا ہے ۔علاوہ ازیں اس امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی' ان کا کوئی مخالف یا ان کی اہانت کرنے والا انکا کچھ بگاڑ نہ سکے گا ۔تا آنکہ اللہ کا وعدہ آجائے۔(یعنی قیامت)

صحابہ کے زمانہ میں فتنوں کا ظہور مبنی بر اجتہادی تاویل تھا

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: حضرات صحابہ کرام کے مابین جن فتنوں کا ظہور ہوا وہ اجتہادی تاویل کی بنا پر رونما ہوا تو جن کا اجتہاد درست تھا ان کیلئے دو اجر ہیں اور جن سے اجتہادی غلطی سرزد ہوئی وہ ایک اجر کے مستحق ہیں اور ان کی خطا بھی معاف کر دی گئی ہے۔

صحابہ کرام کی ناپسندیدہ باتوں سے اجتناب لازمی ہے

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: صحابہ کرامؓ کی ناپسندیدہ باتوں سے مکمل اجتناب کرنا لازمی ہے بلکہ ان کی شایان شان صرف وہ مدح کی جائے جس کے وہ مستحق ہیں اور ان میں سے کسی کے متعلق بھی دل میں کینہ و حسد قطعا نہ رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل ، اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا و کلا وعداللہ الحسنٰی ﴾ [الحدید: ۱۰]

تم میں سے جس شخص نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ اس کے برابر نہیں جس نے (یہ) بعد میں کیا۔ یہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بڑھ کر ہیں جنھوں نے اس کے بعد مال خرچ کیا اور شریک جہاد ہوئے اور اللہ نے ہر ایک سے حسن سلوک کا وعدہ کر رکھا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق بھی ارشاد فرمایا:

﴿ **والذين جآء وا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انک رء وف رحيم** ﴾ [الحشر: ۱۰]

اور جو ان (پہلوں) کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی بخش دے اور ہمارے دلوں میں مومنوں کی طرف سے دل میں کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔

واللہ المستعان

چھٹی فصل:

قیامت کے دن پر ایمان

☆ ہمارا آخرت کے دن پر ایمان ہے اور وہی روز قیامت ہے جس کے بعد کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ دوبارہ بندوں کو زندہ اٹھائے گا پھر یا تو ہمیشہ نعمتوں کے گھر جنت میں رہیں گے یا پھر دردناک عذاب کے گھر جہنم میں

☆ اور ہمارا یوم البعث پر بھی ایمان ہے۔ اور جبکہ وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور میں دوبارہ پھونکیں گے تو اللہ سب مردوں کو پھر سے زندہ فرمالے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ **ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله ، ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون** ﴾ [زمر: ٦٨]

اور صور پھونک دیا جائے گا۔ پس آسمان اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔

تمام لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنوں کے رب العالمین کی جانب جا رہے ہوں گے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ **كما بدانآ اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين** ﴾ [الانبياء: ۱۰۴]

جیسے ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح دوبارہ کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور اسے ہم ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔

اعمال ناموں کی تقسیم

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: اعمال نامے دائیں ہاتھ میں یا پھر بجانب پشت بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ **فامّا من اوتی کتابه بيمينه ، فسوف يحاسب حسابا يسيرا ، وينقلب الى اهله مسرورا ، وامّا من اوتی کتابه وراء ظهره فسوف يدعوا ثبورا ، ويصلی سعيرا** ﴾ [الانشقاق: ۷-۱۲]

تو جس شخص کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسان لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں کی جانب خوش ہو کر

WWW.AHLULHADEETH.NET

لوٹے گا اور جس کا اعمال نامہ اس کی پشت کی طرف سے دیا جائے گا تو وہ ہلاکت کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔

مزید فرمایا: ﴿ وكل انسان الزمنه طآئره فى عنقه و نخرج له يوم القيامة كتابا يلقاه منشورا ، اقرا كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا ﴾ [الاسراء: ۱۳-۱۴]

میزان سے اعمال کا وزن کیا جانا

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: قیامت کے دن ترازو سے اعمال کا وزن کیا جائے گا اور کسی سے ذرہ ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿ فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ، ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ﴾ [الزلزال: ۷-۸]

پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

﴿ فمن ثقلت موازينه فاؤلئك هم المفلحون ، ومن خفت موازينه فاؤلئك الذين خسروا انفسهم فى جهنم خالدون ، تلفح وجوههم النار وهم فيها كالحون ﴾ [المؤمنون: ۱۰۲-۱۰۴]

تو جن کے (نیکیوں) کے پلے بھاری ہو گئے تو وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے اور جن کے (نیکیوں) کے بوجھ ہلکے ہوں گے تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنا نقصان خود کرلیا۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، ان کے چہروں کو آگ جھلس رہی ہوگی اور وہ وہاں بدشکل بنے ہوئے ہوں گے

﴿ من جآء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جآء بالسيّئة فلا يجزى الا مثلها وهم لا يظلمون ﴾

[الانعام: ۱۶۰]

جو شخص قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو دس ویسی ہی نیکیوں کا اجر ملے گا اور جو کوئی ایک برائی لائے گا اس کو اتنی ہی (ایک ہی برائی کی) سزا ملے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے شفاعت عظمیٰ کا اعزاز

اور ہمارا اس شفاعت عظمیٰ پر بھی ایمان ہے جس کا اعزاز صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جبکہ لوگ ناقابل برداشت کرب کے عالم میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آخر کار ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے تب آپ بندوں کے مابین فیصلہ کی خاطر اللہ رب العزت سے سفارش فرمائیں گے

☆ اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ: جو مومن گنہگار جہنم میں ہوں گے ان کو نکالنے کے لیے بھی سفارش ہوگی جس کا شرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام، مومنین اور فرشتوں کو بھی حاصل ہوگا۔ نیز اللہ رب العزت اہل ایمان کی بعض جماعتوں کو محض اپنے فضل وکرم سے دوزخ سے نکال لے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دوسرا اعزاز...حوض کوثر

☆ اور ہمارا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر پر بھی ایمان ہے، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبو دار ہوگا۔ اس کی لمبائی' چوڑائی' ایک ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی اور اس کے آبخورے چمک دمک اور کثرت تعداد میں آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے۔ آپ کی امت کے مومن اس سے نوش جان کریں گے۔ جس نے ایک مرتبہ پی لیا پھر کبھی وہ تشنہ لب نہ ہوگا۔

جہنم کے اوپر پل صراط کا نصب کیا جانا

☆ اور ہمارا جہنم کے اوپر رکھی گئی پل صراط پر بھی ایمان ہے جسے لوگ اپنے حسب اعمال عبور کریں گے ۔اول درجہ کے لوگ برق رفتاری سے پھر حسب مراتب بعض ہوا کی مانند' کچھ پرندوں کی طرح اور بعض دوڑتے ہوئے گذر جائیں گے، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا فرما رہے ہوں گے:

یا رب سلّم سلّم ۔ اے میرے پروردگار سلامت رکھ سلامت رکھ (متفق علیہ)

تا آنکہ کچھ لوگوں کے اعمال گزرنے کے لئے ناکافی ہونگے تو وہ پیٹ کے بل رینگتے ہوئے گزریں گے اور پل صراط کے دونوں جانب کنڈیاں لٹکی ہوئی ہوں گی۔ جن لوگوں کے متعلق انہیں پکڑنے کا حکم ہوگا' پکڑ لیں گی، کئی تو ان کی خراشوں سے زخمی ہوکر گزر جائیں گے جبکہ کچھ دوسرے جہنم میں گر جائیں گے۔

☆ اور ہمارا ان تمام ہولناک واقعات اور خبروں پر جو روز قیامت رونما ہوں گے ایمان ہے جن کی تفصیلات کتاب وسنت میں وارد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان میں اعانت فرمائے۔

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور شرف حاصل ہوگا۔ وہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخلے کے لئے اہل جنت کی سفارش فرمائیں گے۔

جنت و دوزخ دونوں برحق ہیں

☆ ہمارا جنت ودوزخ پر بھی ایمان ہے۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن اور پرہیز گار بندوں کیلئے تیار فرمایا ہے۔ اس میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جو آنکھ نے کبھی دیکھی نہیں' کسی کان نے سنا تک نہیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا تصور آیا ہے

ارشاد الٰہی ہے: ﴿ **فلا تعلم نفس مآ اخفی لھم من قرة اعین جزاء بما كانوا یعملون** ﴾ [السجدة:۱۷]

کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی ہے۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور دوزخ عذاب کا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور ظالموں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ جس میں ایسے عبرتناک عذاب اور سزائیں ہیں (کہ الامان الحفیظ) جن کے متعلق دل نے سوچا تک نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ انآ اعتدنا للظالمین نارا ، احاط بهم سرادقها وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی وجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا ﴾ [الکهف: ۲۹]

ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر فریاد چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے کو بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔

اور وہ دونوں اب بھی موجود ہیں۔ ہمیشہ رہیں گی اور کبھی فنا نہ ہوں گی۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ ومن یؤمن بالله ویعمل صالحا یدخله جنت تجری من تحتها الانهار خالدین فیهآ ابدا قد احسن الله له رزقا ﴾

اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں، جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ان کا رزق کیا خوب بنایا ہے۔ [الطلاق:۱۱]

﴿ ان الله لعن الکافرین واعد لهم سعیرا ، خالدین فیها ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا ، یوم تقلب وجوههم فی النار یقولون یلیتنا اطعنا الله واطعنا الرسولا ﴾ [الاحزاب: ۶۴-۶۶]

یقیناً اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے (کباب کی طرح) آگ میں پلٹائے جائیں گے۔ (اس وقت) کہیں گے۔ کاش! ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے۔

اہل جنت کون ہیں؟

اور ہم ہر اس شخص کے لیے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسے کتاب وسنت نے نامزد کر دیا ہو یا اس کے اوصاف ذکر کر کے جنت کی شہادت دی ہو۔ جن کو نامزد کیا ان میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔ نیز باعتبار اوصاف کے ہر متقی ومؤمن کیلئے جنت کی شہادت ہے۔

اہل النار کون ہیں؟

اسی طرح ہم ہر اس شخص کے لیے جہنمی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسے کتاب وسنت نے نامزد کر دیا ہو۔ یا اس کے اوصاف ذکر کر کے اسے جہنم کی شہادت دی ہو۔ چنانچہ ابولہب اور عمرو بن لحی اور اسی طرز کے دوسرے لوگ جن کا نام لے کر جہنمی کہا گیا ہے۔ نیز اوصاف کیلئے لحاظ سے ہر کافر مشرک اور منافق کیلئے دوزخ کی شہادت ہے۔

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ: قبر ایک مقام آزمائش ہے جس میں میت سے اس کے رب، دین اور نبی کے متعلق سوالات ہوں

WWW.AHLULHADEETH.NET

گے ۔جہاں:

﴿ يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيٰوة الدنيا و في الآخرة ﴾ [ابراهيم:۲۷]

اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو پکی بات (کلمہ توحید) پر دنیا کی زندگی میں مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (رکھے گا)تو مومن ربی اللہ (میرا رب اللہ ہے)دینی الاسلام (میرا دین اسلام ہے) نبی محمد (میرے نبی محمد ﷺ ہیں) کہے گا۔

البتہ کافر اور منافق "لا ادری سمعت الناس یقولون شیئا فقلتہ " مجھے نہیں معلوم جیسے لوگوں کو کہتے سنتا تھا کہہ دیا کرتا تھا۔سے جواب دے گا۔

قبر میں مومنوں کو نعمتیں نصیب ہونا اور ظالموں و کفار کا عذاب سے دوچار ہونا

☆ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اہل ایمان کو قبر میں نعمتیں نصیب ہوں گی۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿ الذين تتوفاهم الملائكة طيّبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون ﴾

وہ جن کی جانیں فرشتے نکالتے ہیں کہ وہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو اپنے (نیک) اعمال کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: ظالم اور کافر کیلئے عذاب قبر ہو گا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ ولو ترى اذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطوا ايديهم ، اخرجوا انفسكم ، اليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن اياته تستكبرون ﴾ [الانعام:۹۳]

اور کاش آپ ان ظالم لوگوں کو اس وقت دیکھیں جب یہ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے کہہ رہے ہوں گے اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور تم اس کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

اس ضمن میں بہت سی آیات علماء کے ہاں معروف ہیں۔ہر مومن پر لازم ہے کہ وہ غیبی امور سے متعلق جو کچھ بھی کتاب وسنت میں وارد ہوا ہے اسے بغیر کسی تردد کے تسلیم کر لے اور دنیا کے مشاہدات کو مدنظر رکھ کر ان سے اختلاف نہ کرے کیونکہ امور آخرت کا امور دنیا پر قیاس ناممکن ہے کیونکہ دونوں کے مابین بڑا واضح اور صریح فرق ہے۔

<u>ساتویں فصل:</u>

تقدیر پر ایمان

☆ اور ہمارا تقدیر کی اچھائی اور برائی پر ایمان ہے: اور تقدیر اللہ تعالیٰ کا کائنات سے متعلق وہ پیشگی تخمینہ ہے جس کا اس کی حکمت تقاضا کرتی تھی۔

تقدیر کے چار مراتب ہیں:

1- علم

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ازلی اور ابدی علم کے ذریعہ سے تمام وہ کچھ جانتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو ہوگا اور جیسے ہوگا اور اس کا علم حادث نہیں جو بے علمی کے بعد حاصل ہوا ہو۔ اور علم کے بعد نہ اسے سہو ونسیان لاحق ہوتا ہے۔

2- کتابت

☆ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ قیامت تک رونما ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے لوح محفوظ میں درج کر رکھا ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ **الم تعلم ان اللہ یعلم ما فی السمآء والارض ، ان ذلک فی کتاب ، ان ذلک علی اللہ یسیر** ﴾

کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے اور یہ سب ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہو) ہے۔ بلا شبہ یہ سب اللہ پر آسان ہے۔

3- مشیئت

☆ ہمارا ایمان ہے کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت کے عین مطابق ہے کوئی چیز بھی اس کی مشیئت کے بغیر وقوع پذیر نہیں ہوتی۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

4- تخلیق

☆ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ رب العزت ہر چیز کا خالق ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ﴿ **اللہ خالق کل شی ء وھو علی کل شی ء وکیل ، لہ مقالید السموات والارض** ﴾ [الزمر]

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔ آسمان وزمین کے (خزانوں) کی کنجیاں اس کے پاس ہیں۔

ان چاروں مراتب تقدیر میں وہ سب کچھ شامل ہے جو خود اللہ رب العزت کی طرف سے اور جو بندوں کی جانب سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ سو بندوں سے صادر شدہ تمام انواع کے اقوال وافعال یا ان کے ترک کردہ افعال وہ سب اللہ کے علم میں اور تحریر کئے ہوئے ہیں۔ جو اللہ کی مشیئت میں تھے اور اسی نے ان کو پیدا فرمایا: ارشاد ہے:

﴿ **لمن شاء منکم ان یستقیم ، وما تشاء ون الا ان یشاء اللہ رب العالمین** ﴾ [التکویر: ۲۸-۲۹]

(یہ قرآن نصیحت ہے) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ رب العالمین نہ چاہے۔

﴿ **ولو شاء اللہ ما اقتتلوا ولکن اللہ یفعل ما یرید** ﴾ [البقرۃ: ۲۵۳]

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

﴿ **ولا شاء اللہ ما فعلوہ فذرھم وما یفترون** ﴾ [الانعام: ۱۳۷]

WWW.AHLULHADEETH.NET

اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ ان کو اور جو کچھ غلط باتیں بنا رہے ہیں یوں ہی رہنے دیجئے۔

﴿ واللہ خلقکم وما تعملون ﴾ [الصافات:۹٦]

حالانکہ تم کو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔

☆ اور لیکن ہمارا اس مشیت الٰہی کے ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو قدرت اور اختیار عطا فرمایا ہے ۔بندہ جو بھی کرتا ہے اس اختیار و قدرت ہی کی بدولت کرتا ہے۔

بندے کا فعل اپنے اختیار سے واقع ہونے پر دلائل

دلیل اول

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ فاتوا حرثکم انی شئتم ﴾ [البقرة:۲۲۳]

اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔

﴿ ولو ارادوا الخروج لاعدوا له عدّة ﴾ [التوبة:۴٦]

اور اگر ان کا ارادہ (جہاد کیلئے) نکلنے کا ہوتا تو وہ اس (سفر) کیلئے سامان کی تیاری کر رکھتے۔

پہلی آیت میں اتیان (آمد) کو بندے کی مشیت سے ثابت کیا جبکہ دوسری آیت میں اعداد (تیاری) کو بھی بندے کے ارادہ پر منحصر رکھا۔

دلیل دوم

اللہ تعالیٰ نے بندے کو اوامر و نواہی کو مکلّف قرار دیا ہے۔اگر بندے کو قدرت و اختیار ہی نہ ہوتا تو یہ اس پر ایسا بوجھ ہوتا جس کا وہ متحمل نہ ہوتا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت اور اس کی جانب سے موصولہ اخبار صادقہ کے منافی ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها ﴾ [البقرة:۲۸٦]

اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

دلیل سوم

نیک شخص کی نیکی پر مدح اور برے کی برائی پر مذمت اور ہر دو کے حسب استحقاق جزا و سزا کا وعدہ بھی اس بات کی شہادت ہے کہ بندہ مجبور محض نہیں بلکہ مختار و قادر ہے۔اگر بندے کا فعل اس کے ارادہ سے خارج از اختیار ہو تو نیک کی مدح عبث اور برے کو سزا سراسر ظلم کے مترادف ہے اور اللہ رب العزت تو عبث کاموں اور ظلم سے مبرا ہے۔

دلیل چہارم

اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کا سلسلہ جاری فرمایا۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

WWW.AHLULHADEETH.NET

﴿ رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس حجة بعد الرسل ﴾ [النساء: ۱۶۵]

ہم نے یہ سب پیغمبروں کوخوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تا کہ رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ کے سامنے کوئی عذر کرنے کا موقع نہ ملے۔

اگر بندے کا فعل اس کے اختیار اور ارادہ میں نہ ہوتا تو پیغمبر بھیجنے سے اس کی حجت ختم نہ ہوتی۔

دلیل پنجم

ہر کام کرنے والا انسان کام کرتے یا ترک کرتے وقت خود کو ہر طرح کی مجبوری یا بے بس سے آزاد محسوس کرتا ہے سو وہ اپنے ارادے سے اٹھتا بیٹھتا' آتا جاتا اور سفر واقامت کو اختیار کرتا ہے۔ اسے اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ اس پر کوئی جبر کر رہا ہے۔ بلکہ جو کام اپنے اختیار سے یا کسی کے جبر سے سرانجام دیتا ہے اس میں واضح فرق کرسکتا ہے۔ بعینہ شریعت نے بھی ہر قسم کے افعال میں باعتبار احکام کے فرق رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ حقوق اللہ کے بارہ میں جہاں انسان بے بس ہوگا اس کوئی سرزنش نہ ہوگی۔

بدعمل کا تقدیر سے حجت پکڑنا ناحق ہے

☆ ہمارا عقیدہ ہے کہ: عاصی اور خطا کار اپنی نافرمانی پر تقدیر سے حجت پکڑنے کو کوئی حق نہیں رکھتا کیونکہ وہ معصیت کرتے وقت خود مختار ہوتا ہے اور تقدیر الٰہی کے متعلق خبر نہیں کہ اللہ نے اس کیلئے یہی مقدر کر رکھا ہے کیونکہ تقدیر الٰہی کو اس وقت تک کوئی بھی معلوم نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ کسی امر میں وقوع پذیر نہ ہو جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ وما تدری نفس ما ذا تکسب غدا ﴾ [لقمان: ۳۴]

کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کرے گا۔

تو جب کوئی شخص بوقت اقدام ایک دلیل سے واقف ہی نہیں تو عذر کے وقت اسے بطور دلیل کیونکر پیش کرسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس ناحق دلیل کو باطل قرار دیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: ﴿ سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولآ اٰبآؤنا ولا حرمنا من شیء کذلک کذب الذین من قبلهم حتی ذاقوا باسنا ، قل هل عندکم من علم فتخرجوه لنا ، ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تحرصون ﴾ [الانعام]

قریب ہے مشرک یہ کہیں گے اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا' اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے' اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزا چکھا۔ کہہ دیجئے! تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اسے ہمارے روبرو ظاہر کرو' تم محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔

مرتکب گناہ کا تقدیر سے سہارا لینا

WWW.AHLULHADEETH.NET

ہم تقدیر کا سہارا لے کر گناہ کا رتکاب کرنے والے سے کہیں گے:

یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تقدیر میں اطاعت و بھلائی لکھ رکھی ہے تو آپ اقدام اطاعت کیوں نہیں کرتے' اطاعت و نافرمانی میں اس حیثیت سے تو کوئی فرق نہیں بلکہ ارتکاب فعل سے قبل لاعلمی میں تو آپ کیلئے دونوں مساوی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ اطلاع دی تھی کہ تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ جنت و دوزخ میں مقرر کر دیا گیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا ہم عمل ترک کر کے اسی تقدیر پر ہی بھروسہ نہ کر لیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا اعملوا فکل میسر لما خلق له۔ (بخاری و مسلم)

نہیں! عمل کرتے رہو جس ٹھکانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اسے اس کے عمل کی توفیق میسر آجاتی ہے۔

ہم تقدیر کو عذر بنا کر گناہ کرنے والے سے مزید کہیں گے:

اگر آپ نے مکہ کے سفر کا قصد کیا ہو اور اس کے دو راستے ہوں اور آپ کو کوئی واقف حال اور با اعتماد شخص بتائے کہ ایک راستہ تو پر خطر اور دشوار گزار ہے اور دوسرا پر امن اور آسان ہے تو بلاشبہ آپ دوسرا ہی اختیار کریں گے اور یہ ناممکن ہے کہ آپ پر خطر راستہ کو اختیار کریں اور کہیں کہ میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ آپ نے اگر ایسا کیا تو لوگ آپ کا شمار دیوانوں میں کریں گے۔

علاوہ ازیں ہم اس سے یہ بھی کہیں گے:

اگر آپ کو دو ملازمتیں پیش کی جائیں جن میں سے ایک کا مشاہرہ زیادہ ہو تو آپ بلاشک کم تنخواہ کی بجائے زیادہ تنخواہ والی ملازمت کو اپنائیں گے تو پھر تقدیر کو بہانہ بنا کر عمل آخرت سے متعلق کم اجرت کو کیوں اختیار کرتے ہو؟

ہم اس سے مزید کہیں گے:

جب کبھی آپ کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو علاج کی خاطر ہر ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور اس کی مجوزہ کڑوی دوا پینے کے ساتھ آپریشن کی تکلیف بھی بڑے صبر سے برداشت کرتے ہیں لیکن آپ کے دل پر مرض معصیت کا حملہ ہوتا ہے تو تب ایسا کیوں نہیں کرتے۔

بتقاضائے ادب شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاتی

☆ اور ہمارا ایمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے کمال حکمت و رحمت کی بنا پر شر کی نسبت اس کی طرف نہیں کی جاتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

والشر لیس الیک (رواہ مسلم)

اور شر کی نسبت تیری طرف نہیں۔

بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں شر کا پہلو نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ سراسر اس کی رحمت و حکمت سے صادر ہوتے ہیں لیکن بسا اوقات اس کے عواقب و مقتضیات میں شر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جو دعائے قنوت سکھائی تھی اس میں یہ منقول ہے:

وقنی شر ما قضیت۔ مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا۔ (ترمذی و ابو داؤد)

WWW.AHLULHADEETH.NET

اس جملہ میں شر کی نسبت فیصلہ کے نتیجہ کی جانب ہے ۔نیز نتائج وعواقب میں بھی بالکل شر نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک طرح سے اگر شر ہوتا ہے تو دوسرے لحاظ سے وہ خیر ہوتا ہے یعنی اگر ایک مقام پر وہ شر نظر آتا ہے تو دوسرے مقام پر وہی خیر وبرکت کا مظہر ہوتا ہے مثلاً قحط سالی' بیماری' معاشی بدحالی اورخوف وخطر سب ایک طرح سے تو زمین میں فساد ہیں لیکن دوسرے پہلو سے خیر وبرکت کا باعث بھی ہیں ۔

ارشادربانی ہے: ﴿ **ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدى الناس ليذيقهم بعض الذى عملوا لعلهم يرجعون**﴾ [الروم: ۴۱]

خشکی اورتری میں لوگوں کی بداعمالیوں کی باعث فساد پھیل گیا تاکہ اللہ ان کوان کے بعض اعمال کی سزا (دنیا میں بھی) چکھائے (بہت ممکن ہے وہ باز آئیں ۔

چور کا ہاتھ کاٹنا اورشادی شدہ بدکار کیلئے رجم کی سزا باعتبار چور وبدکار کے تو شر ہے۔اس لئے کہ اول الذکر کو ہاتھ اورموخرالذکر کوجان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں ۔مگر ایک دوسرے پہلو سے ان کے لئے خیر ہے کہ ان گناہوں کے کفارہ کا سبب ہے ۔سو اللہ رب العزت ان کیلئے دنیا وآخرت کی سزا کو جمع نہیں فرمائیں گے۔

اور یوں یہ بھی دوسرے مقام پر خیر بھی ہے کہ اس سے لوگوں کے مال واسباب' عزت ووقار اورنسب محفوظ ہوجاتے ہیں ۔

واللہ ولی التوفیق

آٹھویں فصل:

اس عقیدے سے حاصل ہونے والے ثمرات وفوائد

یہ عظیم المرتبت عقیدہ جو اپنے دامن میں ان اعلیٰ اصولوں کو سمیٹے ہوئے ہے' اپنے معتقد کو بہت ہی بلند پایہ ثمرات وفوائد سے سرفراز کرتا

WWW.AHLULHADEETH.NET

ہے۔

اللہ پر ایمان کے فوائد

اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء وصفات پر ایمان لانے سے بندہ اللہ کی محبت وتعظیم کے جذبات سے سرشار ہوجاتا ہے جس کے باعث وہ اوامر الٰہی پر عمل پیرا ہوتا ہے اور منہیات سے اجتناب کرتا ہے۔ احکامات الٰہیہ پر عمل اور نواہی سے احتراز' یہ دو ایسے اصول ہیں جو فرد اور معاشرہ کیلئے سعادت دارین کے حصول کا موجب ہیں فرمان الٰہی ہے:

﴿ **من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فلنحيينه حيٰوة طيبة ، ولنجزينهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون** ﴾

جو شخص نیک عمل کرے ٔ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اسے (دنیا میں) پاکیزہ زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے نیک اعمال کا بدلہ بھی ضرور دیں گے۔

فرشتوں پر ایمان کے فوائد

فائدہ نمبر 1: فرشتوں پر ایمان لانے سے ان کے خالق کی عظمت' طاقت وغلبہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر 2: اللہ تعالیٰ کا اس کی اس خصوصی عنایت پر شکریہ ادا کرنا کہ اس نے اپنے بندوں پر ان فرشتوں کو متعین فرما رکھا ہے جو ان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کے اعمال کو بھی قلمبند کرتے ہیں' علاوہ ازیں ان کے ذمہ مزید متعدد مصالح بھی ہیں۔

فائدہ نمبر 3: فرشتوں کے ساتھ محبت والفت کا جذبہ پایا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عبادت علی وجہ الاتم کرتے ہیں اور اہل ایمان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

کتابوں پر ایمان کے فوائد

فائدہ نمبر 1: باری تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ خاص مہربانی کا علم ہونا کہ اس ذات رحیم نے ہر قوم کی رہنمائی کے لیے انہیں ایک کتاب عنایت فرمائی۔

فائدہ نمبر 2: حکمت الٰہیہ کا مظہر کہ اللہ تعالیٰ نے کتابوں میں ہر امت کی ضرورت کے مطابق شریعت نازل فرمائی اور ان کے آخر میں قرآن حکیم ہے جو قیامت تک کے لئے ہر زمان ومکان میں تمام مخلوق کیلئے سراسر رہنمائی ہے۔

فائدہ نمبر 3: ان کتب کے نازل فرمانے پر بارگاہ الٰہی کا شکریہ بھی ادا کرنا ہے۔

رسولوں پر ایمان لانے کے ثمرات

WWW.AHLULHADEETH.NET

فائدہ نمبر 1: اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کی ہدایت وراہنمائی کی خاطر انبیاء کرام کا سلسلہ شروع فرمانا جوان کے ساتھ گہری محبت وعنایت کا مظہر ہے

فائدہ نمبر 2: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس مذکورہ نعمت عظمٰی پر اظہار تشکر۔

فائدہ نمبر 3: انبیاء کرام کی محبت وتوقیر اوران کی لائق مرتبت مدح وستائش کا ہونا کیونکہ وہ اس کے رسول اور خلاصۃ الخلائق ہیں جنہوں نے اس کا حق بندگی ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ رسالت' اس کے بندوں کی خیر خواہی اوراس راہ میں پیش آنے والے مصائب کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا

قیامت کے دن پر ایمان کے فوائد

فائدہ نمبر 1: اس روز کے حصول ثواب کے اشتیاق میں اطاعت الٰہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اوراسی روز کے عذاب سے ڈرنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا موجب ہے۔

فائدہ نمبر 2: اس مومن کیلئے جودنیا کی نعمتوں اورسامان کوحاصل کر کے فائدہ نہ اٹھاسکا اس کیلئے آخرت کی نعمتیں اوراجروثواب کا حاصل ہونا باعث تسلی اورامیدافزا ہے۔

تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد

فائدہ نمبر 1: اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے بھروسہ واعتماد صرف اللہ کی ذات پر کرنا کہ سبب اور نتیجہ دونوں اللہ رب العزت کی قضاوقدر پر موقوف ہیں۔

فائدہ نمبر 2: راحت نفس اوراطمینان قلب کا ہونا کیونکہ جب یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ سب کچھ قضاءوقدر کا نتیجہ ہے اورامرمکروہ بھی لامحالہ ہوکرہی رہے گا تو کچھ راحت نفسی محسوس ہوتی ہے اوردل قضائے الٰہی پر رضامند ہوکر مطمئن ہوجاتا ہے تو جوکوئی بھی تقدیر الٰہی پر ایمان رکھتا ہے اس سے بڑھ کرکسی کوبھی اطمینان قلب' راحت نفسی اور پرسکون زندگی میسرنہیں آسکتی۔

فائدہ نمبر 3: انسان مطلوب حاصل ہونے پر اپنے متعلق کسی قسم کی خوش فہمی کا شکار نہیں ہوتا' اس لئے کہ نعمت کا حصول اسی ذات باری تعالیٰ کی جانب سے ہے کیونکہ اسی نے اسباب خیر پیدا کیے ہیں اوراسی کی جانب سے تقدیر میں کامیابی حاصل ہوتی ہے' پس وہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتا ہے اورخوش فہمی کوترک کردیتا ہے۔

فائدہ نمبر 4: مقصود کے فوت ہونے پر یا کسی ناپسندیدہ چیز کے وقوع پذیر ہونے پر بےچینی واضطراب سے نجات پانا کیونکہ وہ اس ذات کا فیصلہ ہے جو بادشاہ ارض وسماء ہے اوروہ لامحالہ ہوکر رہتا ہے تو مومن اس پرصبر کرتے ہوئے اجروثواب کے حصول کی امید رکھتا ہے جس کی طرف مندرجہ ذیل فرمان اشارہ کرتا ہے:

﴿ مآ اصاب من مصيبة فى الارض ولا فىٓ انفسكم الا فى كتاب من قبل ان نبراها ، انّ ذالک على الله يسير ، لكيلا تاسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بمآ اتاكم ، والله لا يحب كل مختال فخور ﴾ [الحديد: ۲۲–۲۳]

کوئی مصیبت زمین پر یا تمہاری جانوں پر نہیں آتی مگر قبل اس سے ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک (خاص) کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے یہ کام اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہے ۔تا کہ جو چیز تم سے جاتی رہی اس پر رنجیدہ نہ ہوا کرو اور نہ اس کی عطا کردہ چیز پر اترایا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں فرماتا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اس عقیدہ پر ثابت قدم رکھے اور اس کے فوائد وثمرات سے بہرہ مند فرمائے اور مزید اپنے فضل وکرم سے نوازتا رہے اور ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو ہر قسم کی کج روی سے محفوظ ومامون فرمائے ۔اور اپنی رحمت سے فیض یاب فرمائے کیونکہ اس کی عنایت بڑی بے پایاں ہے۔

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبیّنا محمد و علی آلہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان .

محمد صالح العثیمین

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

WWW.AHLULHADEETH.NET